163531 ـ خاوند كا اجازت كے بغير دوسرى بيوى كو پہلى بيوى كےگھر لے آنا

سوال

ايك بار پہلى بيوى اپنے گھر ميں نہيں تھى تو خاوند اپنى دوسرى بيوى كو اس كى اجازت كے بغير پہلى بيوى كے گھر لے آيا، جب وہ گھر آئى اور اس كا سبب دريافت كيا تو وہ كہنے لگا يہ ميرا گھر ہے اور مجھے حق حاصل ہے كہ ميں جسے چاہوں يہاں لاؤں، اور اگر آپ كے پاس اس كے خلاف كتاب و سنت كى كوئى دليل ہے تو پيش كرو، ميرا سوال يہ ہے كہ آيا خاوند كى يہ بات صحيح ہے يا نہيں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

ظاہر تو يہى ہوتا ہے كہ خاوند كو ايسا كرنے كا حق نہيں، اسے ايسا كرنے سے قبل اس گھر ميں رہنے والى بيوى سے اجازت لينى چاہيے، اور جب وہ راضى ہو تو دوسرى بيوى كو وہاں لائے، كيونكہ عام طور پر عورتوں كى غيرت يہ برداشت نہيں كرتى، اور ہر عورت كى رغبت ہوتى ہے كہ اس كا اپنا خاص گھر ہو جہاں دوسرے دخل نہ ديں.

صورت مسئولہ ميں اس اعتبار سے اور بھى ممانعت ہو جاتى ہے كہ خاوند نے پہلى بيوى كى غير موجودگى ميں دوسرى بيوى كو داخل كيا؛ كيونكہ اس سے يہ گمان ہوتا ہے كہ وہ دوسرى بيوى سے پہلى بيوى كے گھر ميں استمتاع كرنا چاہتا تھا، اور اس ميں جو تكليف اور اذيت ہے وہ كسى پر مخفى نہيں.

شيخ سليمان الماجد حفظہ اللہ سے درج ذيل سوال كيا گيا:

كيا ميرا حق ہے كہ اگر ميرا خاوند اپنى دوسرى بيوى كو ميرے گھر لائے تو اسے ميرى اجازت لينا ہوگى، يہ علم ميں رہے كہ وہ كہتا ہے يہ معاملہ ميرے ہاتھ ہے تيرے ہاتھ ميں نہيں ؟

اللہ سبحانہ و تعالى ہميں آپ كے علم سے فائدہ دے اس كا جواب عنائت كريں.

جواب:

اگر دونوں بيويوں ميں سے كسى ايك كو حرج ہوتا ہو تو پھر خاوند كے ليے جائز نہيں كہ وہ اس كے گھر ميں دوسرى

بیوی کو لانے پر مجبور کرے، لیکن عورت کو چاہیے کہ وہ اپنی سوکن کے ساتھ اچھے تعلقات رکھے، اور اس سے میل جو اور تعلق قائم کرے چاہے قلیل ہی ہو؛ کیونکہ ان دونوں کا آپس میں ایك دوسرے سے قطع تعلقی کرنا اولاد کے مابین قطع تعلقی کا باعث بنےگا.

اور اولاد کا آپس میں قطع تعلقی رکھنا ان کے دین اور دنیا دونوں پر اثرانداز ہوگا، دنیا میں اس طرح کہ وہ اپنے والد کی جانب سے بہن بھائیوں کے حقوق کو ضائع کر بیٹھیں گے اور ان سے استقادہ نہیں کر سکیں گے، اور اسی طرح برکت بھی جاتی رہےگی، اور قطع رحمی کی بنا پر ان کی عمروں میں بھی کمی ہو جائیگی.

اور آخرت پر اثرانداز اس طرح ہوگا کہ: اور آخرت کی سزا بہت شدید ہے، اس لیے بیوی کو چاہیے کہ وہ دور کے مستقبل کو مدنظر رکھتے ہوئے آخرت کے لیے کچھ صبر و تحمل سے کام لیتے ہوئے برداشت کرے، کیونکہ ہو سکتا ہے وہ سوکن کی جانب سے کچھ تنگی پائے تو صبر کرنے پر اسے آخرت میں بھی اجروثواب حاصل ہوگا.

اور اسے خاوند کے مقصد کو بھی سمجھنا چاہیے کہ وہ اولاد کے مابین محبت و الفت قائم کرنا چاہتا ہے، اور یہ اسی صورت میں ہو گی جب دونوں بیویوں کے آپس میں تعلقات صحیح ہونگے، اور خاوند کے لیے کوئی بھی ایسا کام بیوی پر لازم کرنا جائز نہیں جس میں بیوی کو تنگی اور حرج ہوتا ہو. انتہی

ماخوذ از: شیخ سلیمان الماجد کی ویب سائٹ:

http://www.salmajed.com/node/11187

واللہ اعلم .